



سوال

(378) دوسری جماعت کرانے کا حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ جب پہلی جماعت امام کرادے تو کیا دوسری جماعت ہو سکتی ہے اور امام بلند آواز میں قرأت کر سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تکرار جماعت کا جواز ہے۔ حدیث متصدق متعدد طرق سے مروی ہے فرمایا:

‘الْأَزْجَلُ يَتَصَدَّقُ عَلٰی هَذَا قِيَصْلَى مَعَهُ’

رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا، تو فرمایا: کہ کیا کوئی شخص اس کو صدقہ نہیں دیتا۔ امام ابو داؤد اور ترمذی وغیرہ نے اپنی ”سنن“ میں حدیث ہذا پر تعدد جماعت کے جواز کے ابواب قائم کیے ہیں اور صحیح بخاری کے عنوان ”باب فضل جماعت“ میں ہے۔

‘وَجَاءَ أَنَسُ إِلَى مَسْجِدٍ قَدْ صَلَّى فِيهِ فَأَذَّنَ، وَأَقَامَ، وَصَلَّى جَمَاعَةً’

یعنی ”حضرت انس ایک مسجد میں آئے وہاں جماعت ہو چکی تھی۔ انھوں نے اذان اور اقامت کہہ کر بلجماعت نماز پڑھی۔“

باقی نماز کی جہری یا سہری قرأت کا انحصار موجود نماز کی کیفیت پر موقوف ہے۔ ظاہر ہے کہ جہری نماز میں قرأت باواز بلند ہوگی اور سہری میں آہستہ۔

ھذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حاقظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 342



محدث فتویٰ